بیوی کی بیٹی سے شادی کرنے کا حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12995

تاریخ اجراء: 28 صفر المظفر 1445ھ / 15 ستمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی، جس سے اس کی ایک بیٹی تھی، عدت گزرنے کے بعد عورت نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لیا اور اس سے دو بیٹے بھی ہوئے، اس کے بعد اس عورت کا انتقال ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ اس عورت کے دوسرے شوہر کا اس کی بیٹی جو کہ پہلے خاوند سے تھی اس سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ شخص کا اپنی مرحومہ بیوی کی بیٹی جو اس کے پہلے شوہر سے ہے، اس سے نکاح کرنا حرام ہے کہ جس عورت سے نکاح کرنے کے بعد ازدواجی تعلقات قائم کر لئے گئے ہوں، اس کی بیٹی شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے، بیوی کے فوت ہونے کے بعد بھی اس سے نکاح کرنا کسی صورت جائز نہیں۔

سوتیلی بیٹی کے حرام ہونے سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو۔ (القرآن الکریم، پارہ 04، سورۃ النساء، آیت: 23)

امام حافظ الدین ابو البرکات نسفی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”الربیبة من المراة المدخول بها حرام علی الرجل“ یعنی جس عورت کے ساتھ دخول کر لیا ہو، اس کی بیٹی مرد پر حرام ہے۔ (تفسیر نسفی، جلد 1، صفحہ 346، بیروت)

در مختار میں ہے: ”حرم المصاھرة بنت زوجته الموطوءة“ یعنی اپنی موطوءہ بیوی کی بیٹی مصاہرت کی وجہ سے حرام ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 3، صفحہ 30، مطبوعہ: بیروت)

امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: ”اس آیہ کریمہ میں زنِ مدخولہ کی بیٹی حرام فرمائی۔۔۔ مناطِ حرمت صرف وطی ہے اور حاصلِ آیتِ کریمہ یہ کہ جس عورت سے تم نے کسی طرح صحبت کی، اگرچہ بلا نکاح اگرچہ بروجہ حرام، اس کی بیٹی تم پر حرام ہو گئی۔“ (فتاوی رضویہ ملتقطاً، جلد11، صفحہ 354-355، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ”کیا زوجہ کی لڑکی سے اس کی موجودگی میں نکاح ہو سکتا ہے؟“ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ”جس عورت سے نکاح کیا اور دخول بھی کر چکا، اس کی لڑکی حرام ہے، نہ عورت کی موجودگی میں اس سے نکاح کر سکتا ہے اور نہ اس کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد، اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا "وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ"۔“ (فتاویٰ امجدیہ، جلد2، صفحہ 89، مکتبہ رضویہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net